دیباچہ
از نگاہ راحیل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دیباچہ

از

نگاہ راحیل

www.novelsclubb.com

دیباچہ بقلم نگاہ راحیل

قسط نمبر 10

باب نمبر 8

سلطان اور سلطانہ کی داستان

کافی منفرد ہے!

ہر موقع پر ایک دوسرے کا ساتھ دینا

اور

ایک دوسرے پر ہمیشہ اعتماد کرنا

www.novelsclubb.com

کافی منفرد ہے!

ایک دوسرے کا راز دار بننا

اور

ایک دوسرے کی خوشی میں خوش اور دکھ میں دکھی ہونا

کافی منفرد ہے!

اپنی خوشی اس رشتے میں ڈھونڈنے کی بجائے

اپنے اندر کی خوشی اس رشتے میں انڈیلنا

کافی منفرد ہے!

ایک دوسرے کا احترام کرنا

اور

ایک دوسرے کی قدر کرنا

www.novelsclubb.com

بے شک کافی منفرد ہے!

(بقلم نگاہ راحیل)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(ہلکی سی کھلی کھڑکی جن کو سیاہ پردوں نے ڈھکا ہوا تھا، میں سے ہلکی ٹھنڈی ہوا پورے کمرے میں پھیل کر سرگوشی کر رہی تھی۔ یہ سرگوشی رات میں اپنے ساتھ محبت، امن، سکون اور ہمیشہ ساتھ نبھانے کا وعدہ کر رہی تھی۔)

(وہ دونوں بیڈ پر ایک دوسرے کے برابر میں بیڈ کے کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔)

"نینا! جیسا کہ تم جانتی ہو کہ ہماری زندگی کے ایک نئے سفر کا آغاز ہونے جا رہا ہے۔"

"میں چاہتا ہوں کہ ہم اس سفر کو شروع کرنے سے پہلے کچھ باتیں طے کر لیں۔"

براق نے نرمی سے کہا۔

"جیسے؟"

نینا نے پوچھا۔

"ہم دونوں کا کام بہت ہی challenging ہے۔"

"تم ایک صحافی ہو اور میں ایک فوجی۔ ہمارا کام ہمارے ملک کے لیے ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ۔۔ ہم دونوں کبھی ایک دوسرے کے لیے تکلیف کا باعث نہیں بنیں گے اور نہ ہی ایک دوسرے کے راستے میں رکاوٹ بنیں گے۔"

وہ کہہ رہا تھا تو نینا اسے غور سے سن رہی تھی۔

"ہم ایک دوسرے کو مکمل آزادی دیں گے۔"

اس نے اپنی بات مکمل کی تو نینا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے تاثرات یہ ظاہر کر رہے تھے کہ وہ اس کی بات سے سو فیصد متفق تھی۔

"مجھے یہ سن کر دلی خوشی ہوئی ہے۔ میں بھی یہ ہی کہنا چاہتی تھی۔"

اس نے مسکرا کر کہا تو براق نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما۔

"اچھا اب تم بتاؤ۔"

www.novelsclubb.com

اس نے چند لمحے بعد کہا تو اس نے نا سمجھی کا اظہار کیا۔

"کیا؟"

اس نے پوچھا۔

"کوئی بھی ایسی بات جو تم ہمارے رشتے کے متعلق کہنا چاہو۔"

اس نے نرمی سے کہا تو نینا ہلکا سا مسکرائی۔

(اس کے بال ابھی تک کھلے تھے۔ زلفوں کی ہلکی سی لہر بار بار اس کے چہرے کے اردگرد لہرا رہی تھی جسے وہ بار بار ہی پیچھے دھکیل رہی تھی۔ یہ منظر سلطان کے لیے کافی دل فریب تھا۔ یہ منظر اس کی نیلی آنکھوں میں سما گیا تھا۔)

"ضرور لیکن پہلے آپ میرے ایک سوال کا جواب دیں۔"

www.novelsclubb.com

نینا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پوچھو۔"

اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سلطانہ سے کہا۔

"میاں بیوی کے رشتے میں سب سے زیادہ اہم کیا ہوتا ہے؟"

اس نے پوچھا تو سلطان کے چہرے پر قائم مسکراہٹ مزید بھری۔اس نے چند لمحے اسے غور سے دیکھا جیسے وہ بہت کچھ سوچ رہا ہو اور اس سے کچھ کہنا چاہ رہا ہو۔

"اعتماد اور احترام۔"

اس نے اپنے ذہن میں چلنے والی تمام باتوں کو ان دو الفاظ میں قید کر دیا۔

"بالکل صحیح۔"

نینا نے مسکرا کر کہا۔اسے اپنے سلطان کا جواب سن کر بہت خوشی ہوئی تھی۔

(وہ چند لمحے بعد اپنے سیاہ ریشمی بالوں کا ایک جوڑا بنانے لگی۔یہ دیکھ کر براق کے چہرے پر کچھ ناگواری کے تاثرات ظاہر ہوئے۔اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کے بال جو ابھی ایک ہلکے سے بن میں بندھے ہوئے تھے انہیں واپس اپنی پرانی حالت

میں تبدیل کر دیا۔ وہ اس کا چہرہ غور سے دیکھتی رہی۔ وہ ناکام ہو گئی تھی۔ سلطان نے اسے ناکام کر دیا!۔ لیکن اس ناکامی پر اسے افسوس نہ تھا!۔)

"براق! ہم دونوں کا کام ایسا ہے جس میں سب unpredictable ہے۔" کچھ بالکل

چند لمحے بعد اس نے کہا۔

"یعنی ہمیں نہیں معلوم کہ کب کیا ہو جائے۔ اس لیے ہم نے ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہوئے احسن انداز میں اپنے فرائض انجام دینے ہیں۔ ایک دوسرے کا احترام کرنا ہے اور ایک دوسرے پر کبھی بھی "شک" نہیں کرنا۔"

اس نے مزید کہا۔ اس کی آنکھوں میں بہت کچھ تھا۔

"ایوت! جیسا تم کہو۔ اور کوئی حکم؟"

اس نے شانے اچکاتے ہوئے مسکرا کر کہا تو نینا بھی ہنس پڑی۔

(ہر طرف شاہانہ چمک آج کچھ زیادہ ہی روشن لگ رہی تھی۔ روشن کیسے نہ ہوتی؟

سلطان اور سلطانہ کے دل میں اتنی روشنی چھائی تھی تو اس شاہانہ چمک کو بھی توان کا مقابلہ کرنا تھا۔)

"نینا! تم میں بہت سی خاص باتیں ہیں۔"

براق نے اب کی بار کچھ سنجیدگی سے کہا۔

(نینا چند لمحے پہلے تکیے پر سر رکھ کر سکون سے لیٹ گئی تھی۔ لیکن اس کی یہ بات سنتے ہی وہ آہستگی سے اٹھی جیسے وہ اسی بات کا انتظار کر رہی تھی۔)

"لیکن تم خاص نہیں ہو۔"

اور اس کی اس بات پر نینا ایک دم حیران ہوئی۔

(ابھی کچھ ہی دیر پہلے جو شخص اس کے لیے اتنی زیادہ محبت کا اظہار کر رہا تھا

اس نے ایک دم ہی اسے عام بنا ڈالا۔

اس کے علاوہ وہ شخص اسے پہلے ہی یہ بتا چکا تھا کہ وہ اپنے آپ کو کتنا خاص سمجھتا ہے۔

یہ بات اسے مزید کھٹک رہی تھی۔)

"تم منفرد ہو۔"

اور تمام خدشات اس کی اس بات کے ساتھ غائب ہو گئے۔نینا یہ سن کر اسے خاموشی سے دیکھتی رہی۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ اسے کیا کہے۔ان کی زندگی کی ابھی شروعات ہی ہوئی تھی اور وہ شخص اسے کئی بار حیران کر چکا تھا۔

"جانتی ہو منفرد کون ہوتا ہے؟"

نینا کے کچھ نہ کہنے پر اس نے خود ہی سوال کر ڈالا۔وہ اس سوال کی امید اس سے کر رہا تھا جو اس وقت اسے خاموشی سے بس دیکھے جا رہی تھی۔

"جانتی ہوں۔لیکن میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ آپ کے مطابق منفرد کون ہوتا ہے۔"

نینا نے چند لمحے بعد ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

"تو سنو۔"

براق نے کہا تو نینا ذرا چوکنا ہوئی۔اس نے ایک تکیے کو اپنی گود میں رکھا اور پھر اس پر اپنی کہنی رکھتے ہوئے اپنے ہاتھ کو اپنی ٹھوڑی کے نیچے رکھا۔وہ اسے تجسس سے دیکھ رہی تھی۔

(سلطان کے مطابق منفرد کون ہوتا ہے؟

یہ واقعی کافی دلچسپ تھا۔)

"منفرد وہ ہوتا ہے جس میں ایسی خاص باتیں ہوں جو دوسروں میں نہ ہوں۔"

براق نے کہنا شروع کیا۔

"مجھ میں ایسی کیا خاص باتیں ہیں؟"

نینا نے اس کی بات کاٹ دی۔براق اسے چند لمحے خاموشی سے دیکھنے لگا۔وہ حیران تھا!

اب کی بار حیرانی کی وجہ سلطانہ تھی۔

وہ کیسے اسے کچھ کہہ نہیں پایا جب سلطانہ نے سلطان کا اصول توڑا، وہ کافی حیران ہوا تھا۔

(سلطانہ کے آگے سلطان اپنے اصول اکثر بھول جایا کرتا۔ اگر سلطانہ کے علاوہ کسی اور نے اس کی بات مکمل نہ ہونے دی ہوتی تو ضرور سلطان کی طرف سے یہ جملہ

"میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔"

سنا جاتا۔)

"بہت سی۔ کوئی ایک ہو تو بتاؤں۔"

براق نے مسکرا کر کہا تو نینا بھی نظریں جھکا کر مسکرائی۔

"منفرد وہ ہوتا ہے جس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔"

وہ کہہ رہا تھا تو وہ اسے خاموشی سے سن رہی تھی۔

(وہ الفاظ اس کے دل کی گہرائیوں پر جا کر اثر کر رہے تھے۔الفاظ جب خلوص کے ساتھ استعمال کیے جائیں تو وہ انسان کے دل اور اس کی روح کی گہرائیوں کو چھونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔)

"اور منفرد وہ ہوتا ہے جو اپنے سے جڑے ہر شخص، ہر رشتے اور ہر شے کو نایاب کر دیتا ہے کیونکہ وہ خود بہت زیادہ نایاب ہوتا ہے بلکہ نایاب کا لفظ اس کے لیے کم پڑ جاتا ہے۔"

اس نے اپنی بات مکمل کی تو نینا کا دل محبت، خلوص اور خوشی سے بھر چکا تھا۔

"انٹرسٹنگ۔"

اس نے مسکرا کر کہا۔اس کے پاس اپنی خوشی، محبت، خلوص اور شکر کے جذبات کو بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں تھے

لیکن !

دل کا حال الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سورج کی تیز روشنی کھڑکی پر گرے پردوں میں سے گزرتی ہوئی سلطان اور سلطانہ کے کمرے میں پھیل چکی تھی۔ وہ اب تک سو رہی تھی۔

اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھوں میں ہلکی سی سرخ رنگ کی لہر بکھری تھی۔ وہ اور براق ساری رات ایک دوسرے سے باتیں کرنے کے بعد اکٹھے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ہی سوئے تھے اس وجہ سے آج اس کی آنکھ دیر سے ہی کھلی۔

گھڑی پر وقت دیکھتے ہی وہ فوراً اٹھی۔ دس بج رہے تھے۔ وہ حیران تھی۔

"اتنا وقت ہو گیا! آج تو امی اور بابا نے ناشتہ لے کر بھی آنا تھا۔"

وہ بیڈ سے اٹھی تو اس کے ذہن کے پردوں پر ایک دم کچھ کھٹکا۔

"براق کہاں ہے؟"

اس نے فوراً کمرے میں ارد گرد نظر دہرا کر دیکھا۔ وہاں اس کے علاوہ کوئی موجود نہ تھا۔

وہ ایک دم الجھن کا شکار ہو گئی۔

اچانک دروازے پر کسی نے دستک دی۔

"آجاؤ۔"

نینا نے کہا تو دروازہ کھلتے ہی اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آگئی۔

"نینا! کیسی ہو؟"

میر آئے یہ کہتے ہوئے اس کے قریب آئی۔ وہ دونوں چند لمحے آپس میں باتیں کرتی رہیں۔

"میر آئے! براق کہاں ہیں؟"

اس نے پوچھا تو میر آئے کے چہرے پر ایک دم سے الجھن کے تاثرات ظاہر ہوئے۔

"اف! براق آبے کا تو ہم کیا ہی کریں۔ آج انہیں گھر پر ہونا چاہیئے تھا اور وہ ہیں کہ۔۔۔بس چلے گئے۔"

میر آئے نے کہا تو نینا گھبر اسی گئی۔

"چلے گئے۔کہاں؟"

اس نے فوراً پوچھا۔

"وہ انہیں کوئی کام پڑ گیا تھا۔"

میر آئے نے ہلکے پھلکے سے انداز میں کہا۔اس کے لیے یہ بات چونکہ عام سی تھی اس لیے اسے اس بات کی زیادہ پرواہ نہ تھی۔وہ جانتی تھی کہ براق کبھی بھی کچھ بھی کر سکتا ہے لیکن نینا کے لیے یہ سب عام نہیں تھا۔اور کسی بھی لڑکی کے لیے یہ بات معمولی نہیں ہو سکتی کہ اس کا شوہر اس کے شادی کے پہلے دن ہی اسے کہیں بغیر بتائے چلا جائے۔

www.novelsclubb.com

"کام پڑ گیا تھا؟ کوئی ضروری کام؟"

نینا نے چند لمحے بعد پوچھا۔

"ہاں !لگ تو ایسا ہی رہا تھا۔ تم فکر مت کرو۔ وہ ایک فوجی ہیں، انہیں کبھی بھی کوئی بھی کام پڑ جاتا ہے۔ وہ جلدی آجائیں گے۔"

میر آئے نے شانے اچکا کر کہا۔

"ہوں۔"

اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں پھر جلدی سے تیار ہو جاتی ہوں۔ اچھا وہ میں نے بتایا تھا نا۔"

وہ یہ کہتے ہوئے الماری کی جانب بڑھی۔

"کیا؟"

www.novelsclubb.com
میر آئے نے پوچھا۔

"یہ ہی کہ آج امی اور بابا آئیں گے ناشتہ لے کر۔ یہ ہم پاکستانیوں کی ایک رسم ہے۔"

نینا نے اسے یاد دلایا۔

"ہاں ہاں مجھے یاد ہے۔ بلکہ حلیمہ آنٹی کی کال بھی آئی تھی کچھ دیر پہلے۔"

اس نے کہا۔

"اچھا! کیا کہہ رہی تھیں وہ؟"

اس نے پوچھا۔

"وہ کہہ رہی تھیں کہ وہ لوگ بس کچھ ہی دیر میں یہاں پہنچ جائیں گے۔ وہ پوچھ رہی تھیں کہ نینا میری کال کیوں نہیں ریسیو کر رہی تو میں نے بتادیا کہ وہ ابھی سو رہی ہے جب اٹھے گی تو آپ کو ضرور کال کر لے گی۔"

اس نے کہا تو نینا نے اثبات میں سر ہلادیا۔ اس کا ذہن جیسے یہاں حاضر نہیں تھا۔

"تم انہیں کال کر لینا۔"

میر آئے یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر جانے لگی۔

"ہاں میں کر لوں گی۔"

نینا نے اداسی سے کہا۔

"امی اور بابا جب آئیں گے تو وہ کیا سوچیں گے کہ براق اپنی شادی کے پہلے دن ہی گھر پر نہیں ہے۔"

"میں انہیں کیا جواب دوں گی؟"

اس کے دل اور دماغ میں بہت سے خدشات نے گھر کر لیا۔وہ کافی پریشان تھی۔

اداس بھی!۔

"ویسے انہیں یہ سمجھ آجائے گی کہ وہ تو ایک فوجی ہیں بلکہ وہ تو کمانڈر ان چیف ہیں، انہیں تو کبھی بھی کوئی بھی کام پڑ سکتا ہے۔لیکن پھر بھی۔۔"

اس نے اپنے آپ کو تسلی دینا چاہی لیکن سب بے سود رہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ تیار ہو رہی تھی۔

(سنہری سنگھار میز پر میک اپ اور جیولری نفاست سے رکھی تھی۔وہ ایک سی گرین کلر کے لمبے لہراتے ہوئے فراک میں ملبوس تھی جس کے اوپر سفید رنگ کے پھولوں کے نفیس ڈیزائنز بنے ہوئے تھے۔اس کے ساتھ اس نے اپنے کندھے کی ایک جانب گہرے سی گرین کلر کا دوپٹہ لے رکھا تھا۔)

(اس نے اپنے کانوں میں چاندی کی نازک بالیاں پہنیں۔اس کے ریشمی بال جو کہ کمر کو چھو رہے تھے انہیں اس نے کھلا ہی رکھا۔کچھ لمحے پہلے اس کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ انہیں باندھ دے لیکن پھر براق کا خیال آتے ہی اس نے انہیں نہیں باندھا۔)

www.novelsclubb.com

(اس نے چہرے پر ہلکا سا ہی میک اپ کیا تھا۔اسے ہلکا سا میک اپ ہی پسند تھا۔ ڈارک میک اپ تو اس نے کبھی نہیں کیا تھا۔)

تیار ہونے کے بعد وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی۔

(اس کے دل کے ہر کونے میں اداسی چھائی تھی۔)

سیڑھیاں اترنے کے بعد وہ کچن میں جانے ہی لگی تھی کہ تب ہی جیمرے خاتون نے اسے دیکھا۔ وہ اس وقت لونگ روم سے باہر نکل رہی تھیں۔ اسے دیکھتے ہی وہ اس کی جانب بڑھیں۔ ان کے چہرے پر خوشی! پیار اور محبت کے تاثرات خوب جھلک رہے تھے۔

اس کے پاس آتے ہی انہوں نے اسے پیار سے گلے لگالیا اور اس کے ماتھے کو پیار سے چوما۔

"اے ماشاءاللہ! ماشاءاللہ! کس قدر پیاری لگ رہی ہو تم نینا۔"

انہوں نے خوش دلی سے کہا تو نینا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"تھینک یو۔"

اس نے جواب دیا۔

"چلو میرے ساتھ آؤ میں تمہیں دکھاتی ہوں کہ میں نے ناشتے میں کتنا کچھ بنایا ہے۔"

وہ یہ کہتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کچن میں لے جانے لگیں۔ان کی اس بات نے نینا کو ایک دم مزید پریشان کر دیا۔

"جیمرے خاتون وہ۔۔"

وہ کہنے ہی لگی تھی کہ تب ہی جیمرے خاتون نے اس کی بات کاٹ دی۔

"کیا؟تم نے مجھے کیا کہا؟"

جیمرے خاتون نے اس کا ہاتھ چھوڑ کر اس سے سنجیدگی سے پوچھا۔وہ کچھ سمجھ نہ سکی۔

"جیمرے خاتون۔"

اس نے شانے اچکا کر کہا۔

"آج کے بعد تم مجھے "جیمرے خاتون" نہیں بلاؤ گی۔"

انہوں نے کہا تو نینا کے اعصاب پریشانی سے تنے۔

"تم مجھے "آنے" کہا کرو۔ ٹھیک ہے؟"

اور یک دم اس کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے ہوئے۔ وہ مسکرانے لگی۔

"اوکے! تو جیم۔۔ آنے! وہ میں نے آپ لوگوں کو بتایا تھا کہ ناشتہ امی اور بابا وغیرہ لا رہے ہیں۔"

اس نے اپنی بات مکمل کی۔

"ہاں مجھے یاد ہے۔ لیکن میں نے پھر بھی یہ سب اس لیے بنایا ہے تاکہ دونوں ملکوں کے لوگ ایک دوسرے کے کھانوں کا ذائقہ چکھ سکیں۔ کیوں؟ صحیح کیا نا میں نے؟"

www.novelsclubb.com

ان کی یہ بات سن کر نینا کافی حیران ہوئی۔

"جی۔"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان کی بات غلط بھی نہ تھی۔

"اچھا یہ سب باتیں چھوڑو میں تمہیں دکھاتی ہوں کہ میں نے کیا کیا بنایا ہے۔"

یہ کہتے ہوئے وہ اسے کچن میں لے گئیں اور وہاں جا کر اسے اپنے ہاتھ سے بنائے گئے کھانے دکھانے لگیں۔

(ان کے گھر میں ایک ملازمہ بھی تھی لیکن وہ صرف نام کی "ملازمہ" تھی کیونکہ گھر کے زیادہ تر کام جیمرے خاتون خود ہی کر لیا کرتی تھیں اور ان کی اس عادت سے براق اور میر آئے دونوں کافی تنگ تھے۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نینا کے گھر والے پہنچ چکے تھے۔

ان کے آتے ہی نینا کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو گیا۔

"اگر انہوں نے براق کا پوچھا تو میں انہیں کیا جواب دوں گی؟"

وہ سب ڈائنگ روم میں موجود تھے۔ جیمرے خاتون ملازمہ کے ساتھ کچن میں تھیں۔ نینا سب سے ملنے کے لیے لونگ روم میں گئی۔

حلیمہ صاحبہ اسے دیکھ کر فوراً اس کی جانب بڑھیں اور اسے پیار سے گلے لگا لیا۔ اس کا دل یک دم رونے کو چاہا لیکن اس نے اپنے آنسوؤں کو قابو میں رکھا۔ چند رسمی سی باتوں کے بعد وہ اس سوال تک پہنچی جس کا نینا کو ڈر تھا۔

"براق کہاں ہے؟"

انہوں نے ارد گرد نظریں دہراتے ہوئے پوچھا تو نینا بہت گھبرا گئی۔

"وہ۔۔ام۔۔امی وہ۔۔"

وہ کہنے کے لیے الفاظ ڈھونڈ رہی تھی کہ تب ہی اس کے کانوں میں ایک آواز آئی۔ اس کا فون بج رہا تھا۔

"اوہ ہو! لگتا ہے میری کال آ رہی ہے میں ذرا فون چیک کر کے آئی۔"

وہ یہ کہتے ہوئے ڈائنگ روم سے باہر نکلی۔ اس کا فون باہر ٹیبل پر ہی پڑا تھا جسے وہ جیمرے خاتون کے ساتھ کچن میں جاتے ہوئے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ اس نے صبح

سے ویسے موبائل چیک نہیں کیا تھا یہاں تک کہ میر آئے کے کہنے کے باوجود اسے حلیمہ صاحبہ کو فون کرنا بھی یاد نہیں رہا تھا۔

موبائل کو پکڑتے ہی وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کمرے میں پہنچنے تک فون کال بند ہو چکی تھی۔اس نے اسکرین پر نمبر دیکھا تو وہ کوئی انجان نمبر تھا۔نمبر دیکھ کر اسے یہ سمجھ آگئی کہ وہ نمبر نہ ہی پاکستان کا تھا اور نہ ہی ترکیے کا۔وہ آہستگی سے بیڈ پر بیٹھی۔موبائل کو ایک جانب رکھتے ہی اس نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔اس کا سر کافی درد کر رہا تھا۔یہ اس کے ساتھ ہمیشہ سے ہوتا تھا۔پریشانی کے وقت اس کا سر شدید درد کرنے لگ جاتا۔

www.novelsclubb.com

"تم ٹھیک ہو؟"

کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تو وہ گھبرا کر بیڈ سے اٹھی۔ اس شخص کو یہاں دیکھتے ہی وہ حیران رہ گئی۔

"آپ۔۔ آپ کب آئیں؟"

اس نے حیرانی سے پوچھا تو براق ہلکا سا مسکرایا۔

"میں بس کچھ ہی دیر پہلے۔ تم ٹھیک ہو؟"

اس نے تشویش کے عالم میں پوچھا۔

"ہاں میں۔۔ میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔"

نینا نے مسکرا کر کہا۔

"آنٹی انکل وغیرہ آ گئے؟"

www.novelsclubb.com

براق یہ کہتا ہوا سنگھار میز کی جانب بڑھا اور اس پر سے اپنا والٹ اور اپنی گھڑی اٹھا کر دراز میں رکھنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں موبائل تھا جس کی اسکرین ابھی تک روشن

تھی،اسے دیکھ کر نینا کو سمجھ آگئی کہ وہ جب بھی ادھر آیا تھا تو کال کرنے میں مصروف تھا۔

"جی۔وہ سب نیچے ڈائنگ روم میں بیٹھے ہیں۔"

نینا نے کہا۔

"اچھا میں جلدی سے چینج کر کے آتا ہوں۔"

براق نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔"

اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم جاؤان کے پاس بیٹھو۔انہیں کمپنی دو۔"

اس نے پیچھے مڑ کر نینا کو دیکھ کر کہا۔

"ہوں۔"

اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ براق یہ کہہ کر باتھ روم میں چینج کرنے چلا گیا۔ نینا اسے یوں جاتا دیکھتی رہی۔

(یہ شخص اسے یوں حیران کر دیتا تھا کہ وہ چند لمحے یہ سمجھنے میں ہی گزار دیتی کہ وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔

(ڈائنگ ٹیبل پر پاکستانی کھانے کے ساتھ ساتھ ترکش کھانے بھی سجے تھے۔ یہ دو ملکوں کا ملن کافی خوبصورت تھا۔ ویسے وہ تھے تو "ایک ہی قوم" کیونکہ مسلمان تو "ایک ہی قوم" ہیں۔)

www.novelsclubb.com

(ادھر ان سب کے درمیان آپس میں بہت سے باتیں ہوتی رہیں۔ زیادہ تر باتیں احسن صاحب، علی اور براق ہی کرتے رہیں تھے۔ لیکن جو بھی باتیں وہاں کی جا رہی تھیں وہ سب دل کو سکون اور اطمینان بخش رہی تھیں۔)

"اریحہ بیٹا! جلدی کھالو۔"

حلیمہ صاحبہ نے اریحہ سے کہا جو کہ سست روی سے کھانا کھارہی تھی۔

"امی کوئی بات نہیں نا۔"

اریحہ نے کہا۔

"اوہو! ہم نے جانا ہے اس لیے کہہ رہی ہوں۔"

انہوں نے کہا تو نینا کھانا کھاتے ہوئے ٹھہر گئی۔

"جانا ہے؟ اتنی جلدی؟"

اس نے فوراً پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں وہ گھر جا کر پیکنگ بھی کرنی ہے۔"

ان کی اس بات پر نینا مزید حیران ہوئی۔

"پیکنگ؟"

اس نے پوچھا۔

"ہاں پیکنگ۔ہم کل پاکستان واپس جا رہے ہیں نا۔"

ان کے یہ الفاظ سن کر نینا کا دل جیسے یک دم بہت سے جذبات سے بھر گیا۔ براق نے ایک مرتبہ نینا کو دیکھا جس کے چہرے پر اداسی کے تاثرات یک دم جھلکنے لگے تھے۔

"کیا؟امی !آپ لوگ اتنی جلدی۔۔"

اس نے کہنا چاہا لیکن احسن صاحب نے اس کی بات کاٹ دی۔

"بیٹا!وہ علی کو بھی ایک ضروری کام پڑ گیا ہے اور میرے بھی دفتر کے کافی کام اکٹھے ہو گئے ہیں۔اس لیے اب جلدی جانا ہی بہتر ہے۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے اس سے نرمی سے کہا تو نینا نے اداسی سے سر جھکا لیا۔وہ پلیٹ میں یونہی چمک ہلائے جا رہی تھی۔

"حلیمہ آنٹی !آپ لوگ کچھ دن رک نہیں سکتے ؟نینا کافی اداس ہو جائے گی۔"

میر آئے نے نرمی سے ان سے کہا۔

"ہیں؟ نینا تم ہم سے اداس بھی ہوتی ہو؟ تم تو اتنے دن ہم سے دور ہی رہتی ہو تو تمہیں اتنا فیل تو نہیں ہو گا رائٹ؟"

علی نے اب کی بار مسکرا کر کہا، وہ اس سے صرف مذاق کر رہا تھا۔

"علی!۔"

حلیمہ صاحبہ نے اسے ٹوکا۔

"مذاق کر رہا تھا۔"

اس نے شانے اچکا کر کہا۔

(نینا کا دل کافی دکھی تھا۔ پہلے وہ جب بھی کہیں جاتی تھی تو اسے یہ امید ہوتی تھی کہ اس نے واپس انہی کے پاس آنا ہے لیکن اب یہ امید نہ تھی۔ اب تو اگر ان سے ملنے جانا بھی تھا تو وہ کون سا مستقل ہونا تھا؟

یہ ہی تو اس دنیا کی حقیقت ہے جس کا سامنا وہ اب کر رہی تھی۔اور صرف وہی نہیں!

اس حقیقت کا سامنا تو ہر لڑکی کرتی ہے۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

احسن صاحب اور حلیمہ صاحبہ وغیرہ دوپہر تک جا چکے تھے۔نینا ان کے جانے کے بعد کافی اداس تھی۔براق بھی ان کے جانے کے بعد دوبارہ اپنے کام سے چلا گیا۔میر آئے اور جیمرے خاتون سے کچھ دیر تک باتیں کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

وہ اپنے کمرے کے ٹیرس میں موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

(اس دوپہر میں ہر طرف اداسی چھائی تھی۔معتدل ہوا چلتی ہوئی اس کے ریشمی بالوں کو لہرا رہی تھی۔)

اس نے اپنے موبائل کی اسکرین آن کی اور پھر اس نمبر کو دیکھا جس سے اسے کال آ رہی تھی۔ جب سے اس نے اقوام متحدہ میں جا کر وہ تقریر کی تھی تب سے اسے اسی طرح کے انجان نمبرز سے کالز موصول ہونے کا سلسہ جاری ہوا۔

یہ سب اب اس کے لیے روز کا معمول بن گیا تھا۔ ویسے ایک صحافی کے لیے انجان نمبرز سے کالز موصول ہونا ایک معمولی سی بات ہی ہوتی ہے۔

اس کو اقوام متحدہ میں تقریر کرنے سے پہلے بھی انجان نمبرز سے کالز موصول ہوتی تھیں مگر وہ اتنی زیادہ نہیں ہوتی تھیں جتنی اس کے اقوام متحدہ میں تقریر کرنے کے بعد آنا شروع ہوئیں۔ اسے اقوام متحدہ میں تقریر کرنے سے پہلے جن نمبرز سے کالز موصول ہوتی تھیں وہ "پاکسان" کے نمبرز ہوتے تھے۔

www.novelsclubb.com

کانٹیکٹ لسٹ کو بند کرنے کے بعد اس نے اپنا واٹس ایپ کھولا۔ میسجز لسٹ میں جن لوگوں کے نام دکھائی دے رہے تھے ان میں سے ایک نام ایسا تھا جس کی اسے توقع نہ تھی۔ براق کے میسجز!

اور تو اور اسے براق کے میسجز صبح کے آٹھ بجے موصول ہوئے تھے۔اس نے صبح سے اب تک واٹس ایپ چیک نہیں کیا تھا،اس لیے وہ اس کے اور کسی کے بھی میسجز نہ ہی پڑھ سکی اور نہ ہی ان کا جواب دے سکی۔

اس کے میسجز کھولتے ہی وہ مزید حیران ہوئی۔وہ چند سطریں تھیں جو "ترکچے" میں تحریر تھیں۔

"براق کو جب یہ معلوم ہے کہ مجھے ترکچے نہیں آتی تو انہوں نے مجھے یہ سب ترکچے میں کیوں بھیجا؟"

وہ ناسمجھی سے زیر لب کہہ رہی تھی۔

“Günaydın sevgili eşim...”

“Sen ve Ben mum ve onun ateşi gibiyiz...”

“Mum yandığında bir yanım ölür.”

وہ براق کے میسجز بار بار پڑھ رہی تھی۔کچھ سمجھ نہ آنے کے باعث اس نے سہارا لیا "گوگل ٹرانسلیٹ" کا۔

ان سطروں کو ترکیچے کے حصے میں پیسٹ کرنے کے بعد انگریزی کے حصے میں ان سطروں کا ترجمہ لکھا ہوا آگیا۔

“Good Morning my Dear Wife...”

“Me and You are like a candle and it’s flame...”

“When your light goes a part of me dies.”

ان سطروں کو پڑھ کر اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ابھر آئی۔اس کی اداسی جیسے یک دم غائب سی ہو گئی۔

"یہ شخص لوگوں کو حیران کرنے کے ساتھ ساتھ اداس لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ لانے کا بھی فن جانتا ہے۔انٹرسٹنگ!۔"

اس نے دل ہی دل میں مسکراتے ہوئے سوچا۔اب وہ سوچ رہی تھی کہ وہ اسے کیا جواب لکھ کر بھیجے۔

پھر اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔

"ہاں! یہ ٹھیک رہے گا۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے گوگل پر کچھ سرچ کرنا شروع کیا اور پھر اس نے براق کو ایک میسج ٹائپ کر کے بھیجا۔

"شكرا لك زوجي العزيز۔"

"Thank You my Dear Husband."

میسج بھیجنے کے بعد اس نے فون بند کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سورج غروب ہوتے ہی آسمان خوبصورت رنگ کے کینوس میں تبدیل ہو گیا۔

گلابی، نارنجی اور جامنی رنگ کی لہریں ایک دوسرے کے ساتھ مل گئیں جو ایک محسور کن نظارہ بن گیا۔

وہ دونوں لونگ روم میں صوفوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھی چائے پی رہی تھیں۔

"نینا! مجھے ویسے کبھی کبھی یقین نہیں ہوتا۔"

میرآئے نے چائے کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے نینا سے کہا۔

"کس بات کا؟"

نینا نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ ہی کہ تم میری دوست سے میری بھابھی بنی۔"

اس کی بات سن کر نینا ہنسنے لگی۔

"بس قدرت کے کھیل ہیں سارے۔"

اس نے شانے اچکا کر کہا۔

"ایوت !۔"

میر آئے نے اس کی بات سے متفق ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا تمہیں معلوم ہے ایک award ceremony ہونے جا رہی ہے۔"

مہینے بعد ایک

اس نے چند لمحے بعد نینا کو بتایا تو نینا اس کی بات توجہ سے سننے لگی۔

welfare کے اونرز آرہے ہیں جن میں میں بھی

"اس میں ترکیے کی تمام organizations

شامل ہوں۔"

اس نے مزید بتایا تو نینا کافی خوش ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"مطلب اس میں سال کے بہترین سوشل ورکرز کا اعلان کیا جائے گا؟"

اس نے خوشی کے عالم میں پوچھا۔

"ایوت!۔"

میر آئے نے شانے اچکا کر جواب دیا۔

"تم دیکھنا! انشاءاللہ تمہیں ایوارڈ ضرور ملے گا۔"

اور اس کی اس بات پر جیسے میر آئے کو یقین نہیں تھا۔وہ یہ سن کر چند لمحے کے لیے خاموش ہو گئی۔

"مگر مجھے ایسا نہیں لگتا۔"

چائے کا کپ سامنے موجود میز پر رکھنے کے بعد اس نے کچھ ناامیدی سے کہا۔نینا ابھی تک چائے پی رہی تھی۔

"کیوں؟"

اس نے پوچھا۔

"بس ویسے ہی۔"

میر آئے نے کہا تو نینا کچھ سمجھ نہ سکی۔

"اگر تم بتانا چاہو تو ہو سکتا ہے میں تمہیں کچھ گائیڈ کر دوں۔"

نینا نے کہا۔وہ جانتی تھی کہ میر آئے غلط سوچ رہی تھی اس لیے وہ اس کی مدد کرنا چاہتی تھی۔

"میں بہت گناہ گار ہوں نینا!۔اللہ مجھ جیسے شخص کو بھلا کیوں کوئی کامیابی دے گا؟"

اب کی بار میر آئے نے کہا تو اس کی آنکھوں میں ایک نمی کی لہر ابھر آئی۔اس نے یہ سب سر جھکا کر ندامت بھرے انداز میں کہا تھا۔

"کیا صرف تم گناہ گار ہو؟"

اس کی بات سننے کے بعد نینا نے کہا تو میر آئے نے اس کی جانب حیرانی سے دیکھا۔

"مطلب؟"

وہ کچھ سمجھ نہ سکی۔

"ہم سب گناہ گار ہیں۔ ہم سب غلطیاں کرتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنے آپ کو کسی قابل نہ سمجھیں۔ تم نے اگر اپنی غلطیوں کو پہچان لیا ہے اور ان سے سیکھ لیا ہے تو اس سے بہتر بات اور کیا ہو سکتی ہے؟ ہے نا؟"

نینا کہہ رہی تھی تو اس کی باتیں میر آئے کے دل میں موجود ناامیدی اور مایوسی کی لہروں کو جڑ سے اکھاڑ رہی تھیں۔

"اور جہاں تک بات ہے کامیابی کی تو اللہ کسی کی بھی محنت کو ضائع نہیں جانے دیتا۔"

نینا نے اپنی بات مکمل کی۔ اس نے بھی اپنا چائے کا کپ میز پر رکھ دیا لیکن اس کی چائے ابھی تک ختم نہیں ہوئی تھی، وہ ٹھنڈی ہو چکی تھی۔

"لیکن میں نے اتنے گناہ کیے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ اللہ مجھے کامیابی نہیں دے گا۔"

اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"میر آئے! اللہ ہم انسانوں کی طرح آپ کی خامیوں کو دیکھ کر آپ کی باقی تمام نیکیوں کو نظر انداز نہیں کر دیتا۔ تم جانتی ہو ہم اللہ کے بارے میں ایسا کیوں سوچتے ہیں؟"

نینا کی یہ بات سن کر وہ بہت حیران ہوئی۔ اسے یہ کبھی کسی نے نہیں کہا تھا۔

(ہر کوئی ہمیشہ سے اسے یہ ہی بتاتا تھا کہ اللہ آپ کے گناہوں کی وجہ سے آپ سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے، وہ آپ کو کامیاب نہیں کرتا۔ ادھر آپ نے گناہ کیا ادھر آپ کو وہ اس گناہ کی سزا دے گا۔ لیکن نینا کی باتوں نے اسے سوچنے پر مجبور کر دیا۔)

"کیوں؟"

اس نے پوچھا۔

"کیونکہ ہم انسان ہیں۔ ہم اللہ کے بارے میں اگر یہ سوچتے ہیں کہ وہ ہمارے

گناہوں کی وجہ سے ہماری باقی تمام نیکیاں بھول جائے گا تو ایسا نہیں ہے۔اللہ ایسا نہیں کرتا۔لیکن جانتی ہو ایسا کون کرتا ہے؟"

وہ کہہ رہی تھی تو میر آئے کا دل آہستہ آہستہ روشن ہو رہا تھا۔

"کون؟"

اس نے سوال کیا۔

"ہم انسان۔"

اس نے جواب دیا۔

(اس کی یہ بات سن کر میر آئے نے تھوڑی دیر کچھ سوچا اور پھر تمام باتوں کو یاد کرنے کے بعد وہ اس کی اس بات سے متفق ہو گئی۔)

www.novelsclubb.com

"تو کیا اللہ میرے گناہ معاف کر دے گا؟"

اس نے پوچھا۔اب کی بار اس کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی۔

"اگر تم سچے دل سے توبہ کرو تو ضرور۔"

نینا نے بہت امید سے کہا۔

"چاہے جتنے بھی زیادہ گناہ ہوں؟"

اس نے فوراً پوچھا۔

"ہاں۔"

اس نے جواب دیا۔

"اگر میں تمہیں اپنی غلطیاں بتانا چاہوں تو؟"

میر آئے نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ۔ تم مجھے اپنی غلطیاں مت بتانا اور نہ ہی میرے علاوہ کسی اور کو اپنی غلطیاں بتانا۔"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے عیبوں پر سے پردہ اٹھا دیتے ہیں۔"

نینا نے اسے سمجھایا۔

میر آئے کا دل اب بہت سے خدشات سے دور ہو چکا تھا۔اس کے دل میں اب نا امیدی کی جگہ امید نے لے لی تھی۔بدگمانی اور مایوسی کی تمام لہریں فنا ہو چکی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات نے استنبول کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔وہ تینوں کھانا کھا چکی تھیں۔ جیمرے خاتون کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر یونہی ٹہلتی رہیں اور پھر اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلی گئیں۔میر آئے بھی کچھ دیر نینا کے ساتھ بات چیت کرنے کے بعد اپنے کمرے میں چلی گئی۔

نینا بھی اپنے کمرے میں آگئی۔وہ کل سے اپنے تجزیے وغیرہ دوبارہ شروع کرنے جا رہی تھی۔آن لائن دوسرے چینلز کے ساتھ کنیکٹ ہو کر وہ آرام سے اپنے تجزیے کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ پر بیٹھی اپنے سامنے لیپ ٹاپ رکھے ہوئے تھی۔اس کی انگلیاں لیپ ٹاپ کے بٹنوں کو ایک کے بعد ایک چھو رہی تھی جس کی ٹک ٹک کی آواز کمرے کی خاموشی میں خلل پیدا کر رہی تھی۔

لیپ ٹاپ پر وہ اپنا اس ہفتے کا شیڈیول آرگنائز کر رہی تھی کہ کس دن کون سے چینل کے ساتھ کنیکٹ ہو کر تجزیہ کرنا ہے وغیرہ۔

جب اس نے اپنا کام مکمل کر لیا تو سامنے لگی گھڑی کی جانب دیکھتے ہی وہ حیران رہ گئی۔رات کے گیارہ بج رہے تھے اور براق اب تک گھر نہیں آیا تھا۔

اس نے اس بات کو زیادہ دل سے نہیں لگایا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ایک فوجی کی بیوی ہونا ایک بہت ہی مشکل کام ہے اور وہ ان بیویوں میں سے نہیں تھی جو اپنے شوہر پر شک کرے۔

www.novelsclubb.com

اس نے لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔اس نے ایک گہرا سانس لیا۔کام کرنے کی وجہ سے اس کے کندھوں میں ہلکی سی درد تھی۔

وہ براق کا انتظار کرنا چاہتی تھی لیکن اس کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔

رات کی خاموش گہرائیوں میں اس کی دھڑکنیں سست ہونے لگیں اور اس کا جسم آرام کے گلے لگ گیا۔اس کی پلکیں بند ہونے لگیں اور جلد ہی دنیا اس کی سامنے سے مٹ گئی۔

اس کے ساتھ ایک تکیہ رکھا ہوا تھا جس پر سر رکھ کر وہ گہری نیند میں چلی گئی۔

کمرے میں بتیاں ابھی تک جل رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اچانک کمرے کی خاموشی میں کسی نے خلل پیدا کیا۔وہ آواز کمرے کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی تھی۔اس کے بعد بھی خاموشی میں خلل جاری رہا۔اور یہ خلل اب کسی کے قدموں کی آواز نے پیدا کیا۔یہ آواز بیڈ تک آتے ہی رک گئی۔

اس نے بیڈ پر رکھی چادر کو اٹھا کر اس کے اوپر احتیاط سے پھیلا دیا یوں کہ وہ جاگ نہ سکے۔ لیکن اس کی یہ احتیاط بے سود رہی۔ وہ گھبرا کر اٹھ گئی۔

"آپ۔۔آپ کب آئے؟"

اس نے براق کو دیکھتے ہی حیرت سے پوچھا۔اس کی آنکھیں گہری نیند سے اچانک جاگنے کی وجہ سے سرخ تھیں۔

"میں ابھی ابھی ہی آیا تھا۔ تم سو جاؤ۔ میں تمہیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔"

براق اس سے کہہ رہا تھا۔

"نہیں نہیں! کوئی بات نہیں۔ وہ تو بس میری ایسے ہی آنکھ لگ گئی تھی۔"

وہ یہ کہتے ہوئے بیڈ سے اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"کہاں جا رہی ہو؟"

اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جانے سے روکتے ہوئے پوچھا۔

"پانی لینے۔"

اس نے جواب دیا۔

"کس کے لیے؟"

اس نے پوچھا۔

"آپ کے لیے۔"

اور سلطانہ کا جواب سنتے ہی سلطان لاجواب رہ گیا۔ کسی نے آج تک اس کے لیے اپنی نیند خراب نہیں کی تھی اور وہ بھی صرف اسے پانی دینے کے لیے۔ وہ اپنے آپ کو کافی خوش نصیب سمجھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں جاؤں؟"

اس کو سوچوں میں گم دیکھنے کی وجہ سے نینا نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں خود پانی پی لوں گا۔"

اس نے کہا تو نینا نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں میں لے آتی ہوں نا۔"

اس نے یہ کہتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ اسے یوں جاتا دیکھتا رہ گیا۔ آج اسے سلطانہ نے کافی لاجواب کر دیا تھا۔ وہ آہستگی سے صوفے پر آ کر بیٹھا۔

چند ہی لمحے بعد نینا شیشے کے گلاس میں پانی لیے کمرے میں آئی۔ براق کو وہ گلاس دینے کے بعد وہ جانے ہی لگی تھی کہ براق نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک لیا۔

"ادھر آ کر بیٹھو۔"

www.novelsclubb.com

اس نے کہا۔

"ہوں۔"

اس نے نا سمجھی سے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور پھر وہ براق کے برابر میں صوفے پر آ کر بیٹھ گئی۔

"میں نے سوچا اب تم جاگ ہی گئی ہو تو کچھ باتیں ہی کر لیں۔"

اس نے کہا تو نینا مسکرائی۔

"Üzgünüm".

اور براق نے سنجیدگی سے یہ کہا تو نینا مزید مسکرانے لگی۔

"براق! ناٹ اگین۔"

اس نے شانے اچکا کر کہا تو براق بھی مسکرانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟"

اس نے پوچھا تو وہ یہ جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے لیکن پھر بھی اس نے صرف اس کے منہ سے سننے کے لیے پوچھا۔

"صبح بھی آپ نے مجھے جو میسج کیا تھا وہ ترکیے میں تھا۔اور ابھی بھی آپ ترکیے میں ہی بول رہے ہیں۔آپ کو معلوم ہے نا مجھے ترکیے نہیں آتی۔"

اس نے کہا۔

"جانتا ہوں میں۔"

براق نے ہلکے پھلکے سے انداز میں کہا۔

"تو پھر آپ ایسے کیوں۔۔"

وہ کہہ رہی تھی تو براق نے اس کی بات مکمل نہیں ہونے دی۔

"ان باتوں کو چھوڑو۔بتاؤ میں نے ابھی جو کہا اس کا مطلب کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس نے کہا تو نینا اکتا سی گئی۔

"میں نے ابھی تو کہا ہے کہ مجھے ترکیے نہیں آتی۔"

سلطانہ نے کہا۔

"میں بھی تو بتا چکا ہوں کہ مجھے معلوم ہے۔"

اور اب کی بار اس نے بھی تنگ آ کر کہا تو نینا اسے خاموشی سے دیکھتی رہ گئی۔

"اچھا چلو میں بتا دیتا ہوں اس کا کیا مطلب ہے۔"

نینا کے چہرے پر ناراضگی کے تاثرات دیکھنے کی وجہ سے براق نے کہا۔نینا نے ہلکا سا مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے "سوری"۔یعنی مجھے معاف کر دو۔"

اور یہ سن کر نینا کو حیرت سے زیادہ غصہ آیا۔

"کیا؟آپ نے مجھے صرف یہ کہنے کے لیے اتنا تنگ کیا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ناراضگی کے عالم میں کہا۔

"تم نے مجھے معاف کر دیا؟"

اور براق کی یہ بات سن کر نینا کو مزید غصہ آیا۔

"کس بات کی معافی؟"

اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"یہ ہی کہ میں تمہیں آج ٹائم نہیں دے سکا۔"

اس کی یہ بات سن کر نینا کو تھوڑی سی خوشی ہوئی کہ اسے اس کا احساس تو تھا۔

"لیکن میں نے اس بات کو اتنا فیل نہیں کیا براق!۔"

"میں جانتا ہوں لیکن تمہارے فیل کرنے یا نہ کرنے سے میں ٹھیک تو نہیں نا ہو جاؤں گا۔ میں نے غلط کیا اسی لیے تم سے معافی مانگی۔"

نینا یہ سن کر خاموشی سے اسے چند لمحے دیکھتی رہی۔ وہ اسے کیا جواب دے، اس کی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے! میں نے آپ کو معاف کر دیا۔"

اس نے چند لمحے بعد کہا۔

"دل سے؟"

براق نے پوچھا تو نینا بہت تنگ آ گئی۔

"ہاں ہاں! دل سے۔"

اس نے فوراً کہا۔

وہ یہ سننے کے بعد صوفے سے اٹھا اور الماری کی جانب بڑھا۔

"میں نے آپ کے کپڑے استری کر کے رکھ دیے تھے۔"

یہ سنتے ہی اس نے نینا کی جانب مڑ کر دیکھا۔

"کیوں؟"

www.novelsclubb.com

اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

"کیونکہ۔۔۔یہ میرا فرض ہے۔"

نینا نے شانے اچکا کر مسکرا کر جواب دیا تو براق لاجواب ہو گیا۔

"اچھا کدھر رکھے ہیں؟"

اس نے کچھ لمحے بعد پوچھا۔

"میں لا کر دیتی ہوں۔"

وہ صوفے سے اٹھ کر الماری کی جانب بڑھی اور اس میں سے ہینگر میں لٹکے کپڑے نکال کر براق کو دیے۔ وہ کافی حیران تھا۔ آج تک وہ اپنے کپڑے خود استری کرتا رہا تھا۔ وہ کپڑے لے کر چینج کرنے کے لیے جانے ہی لگا تھا کہ نینا کہنے لگی

"براق! آپ نے میرا میسج پڑھ کر ریپلائے نہیں کیا۔"

اس نے کہا۔

"میں تب ریپلائے کرتا اگر مجھے اس کی سمجھ آئی ہوتی۔"

اور یہ سن کر نینا خاموشی ہو گئی۔

"مجھے بھی ترکی نہیں آتی تھی لیکن میں نے پھر بھی اسے ٹرانسلیٹ کر کے سمجھا۔ آپ بھی ایسا ہی کر لیتے۔"

اس نے معصومانہ انداز میں کہا جس پر براق مسکرانے لگا۔ وہ اس کی جانب بڑھا۔

"اچھا بتاؤ کیا لکھا تھا تم نے۔"

اس کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے پیار سے سہلاتے ہوئے اس نے نرمی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔"

وہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے جانے لگی لیکن اسے براق نے جانے نہیں دیا۔

"اب تو تمہیں مجھے بتا کر ہی جانا پڑے گا۔"

براق نے کچھ سنجیدگی سے کہا۔

"میں نے بس یہ ہی لکھا تھا کہ "تھینک یو"۔"

www.novelsclubb.com

اس نے شانے اچکا کر کہا تو براق کو اس کی بات پر یقین نہ آیا۔

"میں نہیں مان سکتا کہ اس سطر میں صرف تھینک یو لکھا تھا۔ مجھے سچ سچ بتاؤ کیا لکھا تھا اس میں۔"

براق نے کہا۔

"آپ خود ٹرانسلیٹ کر کے دیکھ لیں۔"

اس نے کہا تو اس کے گال سرخ ہو رہے تھے۔

"نینا مجھے بار بار بات دہرانے کی عادت نہیں ہے۔"

براق نے اسے گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تو اب اس نے ہتھیار ٹال دیے۔
وہ ان نیلی آنکھوں کے سامنے بے بس تھی۔

"اس میں لکھا تھا۔۔

"Thank you...my Dear... Husband"

اس نے نظریں جھکا کر کہا۔ براق یہ سن کر مسکرایا اور پھر اس نے نرمی سے اس کے ماتھے کو چوما۔ وہ یہ لمس کبھی نہیں بھول سکتی تھی کیونکہ اس میں محبت اور پیار سے زیادہ احترام شامل تھا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے تم نے وہ میسج کس زبان میں لکھا تھا؟"

چند لمحے بعد براق نے پوچھا۔

"عربی۔"

نینا نے جواب دیا۔

"تو اب مجھے تمہارے لیے اور کتنی زبانیں یاد کرنی پڑیں گی؟"

اس نے مسکرا کر پوچھا تو نینا بھی مسکرانے لگی۔

"مجھے بھی عربی نہیں آتی۔ میں نے تو ویسے ہی گوگل پر سرچ کر کے آپ کو میسج لکھا تھا۔"

اس نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج آسمان پر بادلوں نے پوری طرح سے اپنا رعب جمایا ہوا تھا۔ ہر طرف ہلکی سی دھند کا پردہ چھایا تھا۔

اس کے کمرے کی ہلکی سی کھلی کھڑکی سے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا جو کے سکون کے جوہر سے آراستہ تھا، وہ نرمی سے کمرے کو سہلا رہا تھا۔

"ویسے نینا! میرے کچھ اصول ہیں۔"

براق نے شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے ڈریس شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے ابرو اچکا کر کہا۔

وہ دونوں کچھ دیر پہلے یونہی باتیں کر رہے تھے لیکن اب کی بار جو اس نے بات کی تھی وہ نینا کے لیے کافی حیران کن تھی۔

(ویسے وہ جانتی تھی کہ ایک فوجی کی بیوی ہونے کا مطلب ہے بہت سے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنا۔ لیکن وہ اصول اسے اتنی جلدی جتائے جائیں گے اس کی امید اسے نہ تھی۔)

"اچھا۔ اور وہ کیا ہیں؟"

نینا نے اس سے ہلکا سا مسکرا کر پوچھا۔

"میرا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ کوئی بھی شخص میری بات نہ کاٹے۔"

براق نے فوراً کہا۔ وہ اب تک ڈریس شرٹ کے بٹن بند کر چکا تھا۔ نینا نے اس کی بات سن کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھی تک قائم تھی۔

یہ کہنے کے بعد وہ کمرے کے دروازے تک چلنے لگا۔

(کھڑکی سے آتا ہوا کا ہلکا سا جھونکا ابھی تک کمرے کو نرمی سے سہلا رہا تھا۔)

نینا اس کے ساتھ ساتھ قدم ملاتی ہوئی چلنے لگی۔

(وہ کافی تیز قدم چلتا تھا یوں کہ نینا کو اس کے ساتھ ساتھ قدم ملانے میں تھوڑی مشکل پیش آتی۔)

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اب کمرے سے باہر نکل چکے تھے۔

"مجھے نہ سننے کی عادت نہیں۔"

یہ کہتے ہوئے وہ سیڑھیوں سے نیچے جانے لگا۔ وہ بھی اس کے تیز قدموں کا ساتھ دیتی ہوئی سیڑھیاں اترنے لگی۔

(اس کا یہ اصول سننے کے بعد وہ دوبارہ ہلکا سا مسکرائی تو براق نے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر چہرہ موڑ لیا۔)

"زیادہ سوال کرنا بھی مجھے نہیں پسند۔"

(وہ ابھی تک اپنے اصول اسے بتا رہا تھا اور وہ اس کا ہر اصول سننے کے بعد مسکراتی یوں کہ وہ اس کے اصولوں کو صرف ایک مذاق سمجھ رہی ہو۔)

"بلاوجہ کی گفتگو سے تو مجھے سخت نفرت ہے۔"

یہ کہتے کہتے وہ سیڑھیاں اتر چکا تھا اور پھر وہ سیدھا کچن میں جانے لگا۔ نینا بھی اس کا ساتھ دیتے ہوئے کچن میں جانے لگی۔

وہ کچن میں پہنچا تو نینا بھی اس کے چند لمحے بعد ہی کچن میں آ گئی۔

"اچھا تو بس یہی اصول ہیں یا اور بھی کچھ رہتا ہے؟"

اس نے کہا تو براق کے چہرے کی سنجیدگی ابھی تک قائم تھی۔ ہمیشہ سے سلطان اپنی سلطانہ سے امتحان لیتا تھا، آج سلطانہ نے اپنے سلطان کا امتحان لینے کا فیصلہ کیا۔

"نہیں۔ بس اتنا ہی۔"

براق نے اب کی بار کچھ سرد مہری سے جواب دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کی اسکرین آن کی اور اس کی جانب متوجہ ہوا۔ وہ موبائل پر چند لمحے کے لیے میسجز دیکھنے لگ گیا یوں کہ وہ جیسے نینا کو نظر انداز کر رہا ہو۔ نینا ابھی تک اس کے برابر میں ہی کھڑی تھی۔

(سلطان کے اصولوں پر آج تک اس طرح سے کوئی نہیں ہنسا تھا جس طرح سے آج سلطانہ ہنسی تھی۔ لیکن یہ تو ابھی صرف شروعات تھی۔)

www.novelsclubb.com

"کافی بنانا ذرا۔"

وہ موبائل پر میسجز ہی دیکھ رہا تھا جب اس نے نینا سے سرد مہری کہا۔ وہ یہ سن کر تھوڑا حیران ہوئی کیونکہ اس کا لہجہ اس کے ساتھ تھوڑا مختلف تھا اور اس کی وجہ بھی وہ جانتی تھی لیکن پھر بھی اس نے اس کا مزید امتحان لینے کا فیصلہ کیا۔

"نہیں۔"

("مجھے نہ سننے کی عادت نہیں۔" دوسرا اصول سلطانہ کی جانب سے ٹوٹ گیا تھا۔ پہلا اصول تو وہ کئی بار توڑ چکی تھی۔)

اس نے شانے اچکا کر کہا تو براق نے اپنے موبائل سے نظریں ہٹا کر اس کی جانب بڑھائیں۔ اس کی نیلی آنکھوں میں کچھ تھا جو نینا سمجھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

(اسے یقیناً اس کی بات بری لگی تھی۔ یہ وہ سمجھ گئی تھی۔)

وہ اس کا جواب سننے کے بعد کچن کی ایک الماری تک بڑھا اور پھر اس میں سے ایک شیشے کا جار نکالا۔ اس جار کا ڈھکن کھولتے ہی اس میں موجود کافی کے بینز دکھائی

دینے لگیں۔نینا سمجھ گئی کہ وہ خود کافی بنا رہا ہے۔وہ بھی اسے ڈھیٹ بن کر دیکھ رہی تھی۔

"آپ کو کافی بنانی آتی ہے؟"

جب وہ کافی کے بینز کو پیس رہا تھا اس وقت نینا نے مسکرا کر پوچھا۔اس کی مسکراہٹ پر اور سوال پر یقیناً براق کو غصہ آیا ہو گا ایسا نینا کو لگا۔اس کا سوال سن کر براق نے سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کب سے؟"

نینا نے فوراً پوچھا۔

"جب میں بارہ سال کا تھا۔"

www.novelsclubb.com

اس نے چند لمحے بعد ایک گہری سانس لے کر سرد مہری سے نینا کی طرف دیکھ کر جواب دیا۔وہ اب تک کافی کے بینز پیس چکا تھا اور اس کے بعد اس نے پانی اور دودھ کو ابالنے کے لیے رکھ دیا۔

"کیسے ؟"

اس کی جانب سے ایک اور سوال آیا تو اب کی بار براق نے چند لمحے کے لیے کوئی جواب نہ دیا۔

"آنے کو ایک دن بناتے ہوئے دیکھی تھی۔"

کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد اس نے اپنے لہجے میں قائم سرمہری کے ساتھ جواب دیا۔

("زیادہ سوال کرنا بھی مجھے نہیں پسند۔" سلطان کا تیسرا اصول بھی ٹوٹ گیا۔)

"اچھا میں نے تو کافی بنانا سیکھی تھی جب میں اٹھارہ سال کی تھی وہ بھی صرف اس لیے کیونکہ تب مہمان گھر پر آئے تھے اور میری امی کی طبعیت خراب تھی۔ انہوں نے کافی کی فرمائش کی تو میں نے کافی کے پیکٹ کے پیچھے لکھے گئے طریقے پر عمل کر لے پہلی بار کافی بنانا سیکھی۔"

"اور معلوم ہے وہ کافی سب کو بہت پسند آئی تھی۔"

نینا نے جب تک اسے اپنی یہ پوری کہانی سنائی تب تک وہ کافی کے بینز کو ابلے ہوئے دودھ اور پانی میں ڈال چکا تھا۔

("بلاوجہ کی گفتگو سے تو مجھے سخت نفرت ہے۔" آخری اصول بھی ٹوٹ چکا تھا۔)

براق نے اس کی پوری کہانی سننے کے دوران اور سننے کے بعد بھی کوئی رد عمل نہیں دیا۔اس کی خاموشی یہ ظاہر کررہی تھی کہ اسے نینا کی باتیں خاصی بری لگی ہیں۔

"براق!۔"

اس نے چند لمحے بعد اسے پکارا۔اس کے چہرے کی مسکراہٹ اب غائب ہو چکی تھی۔اس کے چہرے پر پریشانی صاف واضح تھی۔وہ براق کے ٹھنڈے لہجے سے کافی گھبرا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں؟"

کافی کو ایک مگ میں ڈالتے ہوئے اس نے اسے دیکھے بغیر پوچھا۔

"میں صرف مذاق کر رہی تھی۔ میں آپ کے اصولوں کی قدر کرتی ہوں اور ان کا احترام بھی۔"

اس نے اب کی بار کچھ پریشانی سے کہا۔ براق مگ میں کافی ڈالنے کے بعد اس کی جانب بڑھا۔اس کے چہرے پر سرد مہری کے تاثرات ابھی تک قائم تھے۔

"میں کوشش کروں گی کہ کبھی بھی آپ کے اصولوں کو نہ توڑوں۔"

اس نے براق سے کہا تو اب اس کے تاثرات نینا کو مزید پریشان کر رہے تھے۔ براق بالکل اس کے سامنے کھڑا تھا اور اسے سرد مہری سے دیکھ رہا تھا۔

"میں جانتی ہوں کہ ہر ایک کے کچھ اصول ہوتے ہیں، سو آپ کے بھی ہیں۔ تو میں آپ۔۔"

www.novelsclubb.com

اس کی خاموشی سے مزید پریشان اور گھبرا کر اس نے مزید کہنا چاہا لیکن براق نے اس کی بات کاٹ دی۔

"نینا! میرے اصولوں کے مطابق عمل کرنا دوسروں پر فرض ہے۔"

اس نے سنجیدگی سے کہا تو نینا نے اپنی نظریں جھکا لیں۔ اس لگا کہ وہ اس سے شدید خفا ہو گیا تھا۔

"لیکن میری سلطانہ کے لیے یہ ان اصولوں کو توڑنا فرض ہے۔"

براق نے اسے وہ کافی کا مگ ہاتھ میں تھماتے ہوئے نرمی سے کہا۔ اس نے کافی کا مگ اپنے ہاتھ میں لیتے ہی براق کو فوراً حیرانی سے دیکھا۔ اس کی سرد مہری بالکل غائب ہو گئی تھی۔

وہ چند لمحے اس کی آنکھوں میں حیرانی سے دیکھتی رہی۔

براق اس کی حیرانی دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا اور پھر وہاں سے جانے لگا۔

"آپ نے یہ کافی میرے لیے بنائی تھی؟"

نینا نے اس کی جانب مڑ کر کہا تو وہ جاتا ہوا رک گیا۔ اس نے مڑ کر نینا کو دیکھا۔

"پی کر بتانا کیسی بنی ہے۔ ویسے مجھے اپنی قابلیت پر کوئی شک نہیں لیکن تمہارے کہہ دینے سے میرا اپنی قابلیت پر اعتماد مزید بڑھ جائے گا۔"

اس نے مسکراتے ہوئے پر اعتماد انداز میں کہا تو اب کی بار نینا بھی ہنس پڑی۔

"آپ کو کیسے پتہ کہ مجھے cappuccino پسند ہے؟"

اس نے پوچھا۔

"کیونکہ یہ میری پسند جو ہے۔"

براق نے شانے اچکا کر جواب دیا تو نینا ہمیشہ کی طرح لاجواب ہوئی۔

(وہ شخص اسے ہمیشہ لاجواب کر دیا کرتا تھا۔ آخر کوئی اس طرح کسی کو بار بار حیران کیسے کر سکتا تھا؟ اسے یہ بات سمجھ نہ آئی۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نیٹٹوریم میں رات کا منظر سکون اور خوبصورتی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ چاند کی روشنی پول میں موجود پانی پر رقص کر رہی تھی۔ پر سکون ٹھنڈا پانی تاروں سے بھرے آسمان کی عکاسی کر رہا تھا۔ یہ ایک پر سکون اور پر فتن ماحول تھا۔ پانی میں ہلکی ہلکی

لہریں اندھیرے میں سرگوشیوں سے مشابہت رکھتی تھیں۔ پانی میں موجود چاند کی روشنی منظر کو مزید دل فریب بنا رہی تھی۔

وہ پول کے سامنے بیٹھا آسمان پر چمکتے ہوئے چاند کو دیکھ رہا تھا۔ وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی گھر آیا تھا۔ نینا اس کے پاس آئی۔

"کافی۔"

اسے کافی کا مگ دینے کے بعد وہ اس کے ساتھ آکر بیٹھی۔

"وائے وائے! ابھی میرا کافی پینے کا ہی دل کر رہا تھا۔"

اس نے کافی کا کپ لینے کے بعد مسکرا کر کہا۔ نینا اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔ براق ابھی بھی چاند کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بہت کچھ تھا۔ نینا نے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا اور پھر وہ بھی اسی کی طرح آسمان کو دیکھنے لگی۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ایسا کیا ہے جو وہ اتنے غور سے آسمان پر دیکھ رہا ہے۔

"نینا! ایک بات پوچھوں؟"

براق نے ہلکے پھلکے سے انداز میں پوچھا۔

"ہاں ضرور۔آپ بار بار اجازت مت مانگا کریں۔بس جو پوچھنا ہو وہ بلا جھجک پوچھ لیا کریں۔"

اس نے اس کے کندھے سے سر اٹھا کر بہت پر اعتماد انداز میں کہا۔

"تم صبح گھبرا گئی تھی نا؟"

اس نے کہا تو نینا کچھ سمجھ نہ سکی۔

"میں؟کس بات پر؟"

اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔براق اسے یوں دیکھ رہا تھا جیسے وہ اس سے جھوٹ بول رہی ہو۔اس وجہ سے اس نے اپنے ذہن پر تھوڑا زور دیا۔چند ہی لمحے بعد اسے سمجھ آگیا کہ براق کیا کہہ رہا تھا۔وہ صبح والی بات جب سلطانہ نے سلطان کے تمام اصول باری باری توڑیں۔

"اوہ!نہیں نہیں وہ تو بس میں ویسے ہی۔"

اس نے نظریں جھکا کر ہچکچا کر کہا جیسے وہ اس کی بات سے متفق تھی۔

"سچ! جھوٹ مت بولو۔ تم گھبرا گئی تھی۔"

براق نے کہا۔ نینا نے اس کے کندھے پر دوبارہ اپنا سر رکھا۔

"سچ کہوں تو مجھے لگا تھا کہ آپ کو میری باتیں بری لگی ہیں۔"

اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تم میری ایک بات اپنے پاس لکھ کر رکھ لو۔"

براق نے نرمی سے اس کے ارد گرد بازو پھیلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری کوئی بات بری نہیں لگتی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے کہا۔

"اور نہ ہی میں تم سے کبھی ناراض ہو سکتا ہوں۔"

جب براق نے یہ کہا تو نینا نے اس کے کندھے پر سے سر اٹھایا اور اسے غور سے دیکھا۔وہ جیسے کچھ سمجھنا چاہ رہی تھی۔

"کیوں؟"

اس نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو براق مسکرانے لگا۔سلطانہ کو سلطان کے مسکرانے کی وجہ سمجھ نہ آئی۔

"مجھے جیتے جی مرنے کا شوق نہیں ہے۔"

سلطان کے جواب نے سلطانہ کو ہمیشہ کی طرح حیران اور لاجواب کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چند دن بعد۔

www.novelsclubb.com

دوپہر کے سورج کی سنہری کرنوں نے کمرے کو گھیر رکھا تھا۔

"براق! مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے اگر آپ۔"

براق اس وقت لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب نینا نے کہا۔ وہ بھی اس وقت لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہی تھی لیکن براق سے کچھ کہنے کے لیے اس نے اپنا کام روک لیا۔

"میں برا نہیں مناؤں گا۔ کتنی بار کہا ہے کہ میں تمہاری باتوں کا برا نہیں مناتا۔"

اس نے لیپ ٹاپ پر کام کرتے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

"آپ نے کہا تھا کہ۔۔"

وہ کہہ رہی تھی تو اس کے ذہن کے پردوں پر کچھ سوچوں نے گھر کر لیا جس وجہ سے وہ رک گئی۔ اس کی خاموشی نے سلطان کو بے آرام کیا۔

"کہو! رک کیوں گئی؟"

www.novelsclubb.com

اب کی بار اس نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر نینا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔"

اس نے کہنا چاہا تو اس کے دل اور دماغ نے ایک دوسرے کا ساتھ نہ دیا۔

"کیا؟ کہو نینا!۔"

براق نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

"نہیں! بس ابھی نہیں۔"

اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔وہ بیڈ پر بیٹھی تھی۔ براق صوفے سے اٹھا اور نینا کے برابر میں بیڈ پر آکر بیٹھا۔

"نینا! میں اصرار کر رہا ہوں۔"

اس نے اصرار کن انداز میں کہا تو نینا اپنی بات پر قائم رہی۔اب کی بار براق سے رہا نہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں اصرار کر رہا ہوں۔"

اس نے سنجیدگی سے اپنی بات دہرائی۔

(وہ اپنی بات دہرانے کا عادی نہ تھا لیکن سلطانہ کے لیے تو وہ اپنی عادات بھی بدل سکتا تھا۔)

"میں آپ کے ایک اصول کے بارے میں بات کرنا چاہ رہی تھی۔"

اس نے چند لمحے بعد کچھ ہچکچاتے ہوئے کہا تو براق یہ سن کر حیران رہ گیا۔

"میرا ایسا کون سا اصول ہے جس پر بات کرنے کے لیے تمہیں اتنا سوچنا پڑ رہا ہے؟"

اس نے مسکرا کر پوچھا۔

"یہ کہ "میں ہمیشہ صحیح ہوتا ہوں"۔"

اس نے فوراً جواب دیا۔ براق نے یہ جملہ کئی بار بولا تھا جو ہمیشہ نینا کو سوچنے پر مجبور کر دیتا تھا۔ وہ اس بارے میں اس سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن کر نہیں پائی۔ مگر آج وہ اس بارے میں اس سے کہنے جا رہی تھی۔

"تم کہنا کیا چاہ رہی ہو؟"

براق نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"میں۔۔"

اس نے ایک گہری سانس لی۔

"براق! کوئی بھی انسان ہمیشہ صحیح نہیں ہوتا۔ ہر انسان سے کبھی نہ کبھی غلطی ہوتی ہی ہے۔ انسان تو غلطی کا پتلا ہے نا۔"

اس نے جلدی جلدی اپنی بات کہہ ڈالی۔ براق اس کی بات سن رہا تھا تو اس کے چہرے پر ایک کے بعد ایک رنگ آ کر گزر رہا تھا۔ اسے آج تک کسی نے اس کے اصولوں کے بارے میں کچھ نہیں کہا تھا۔

"جانتی ہو تم یہ سب تب نہ کہتی اگر تم مجھے اچھے سے جانتی ہوتی۔"

براق نے سنجیدگی سے کہا۔ وہ سلطانہ کو اس بات کی اجازت دے سکتا تھا کہ وہ اس کے اصول توڑے لیکن اس کے اصولوں کی نفی کرنا اور انہیں غلط قرار دینا، اس کی اجازت وہ اسے چاہ کر بھی نہیں دے سکتا تھا۔

"میں نے ہمیشہ جو فیصلے لیے ہیں وہ سو فیصد درست ہوتے ہیں۔ مجھ سے آج تک کوئی غلطی نہیں ہوئی اور نہ ہی کبھی ہو گی۔"

اس نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"میری بھی یہ ہی دعا ہے کہ آپ سے کبھی کوئی غلطی نہ ہو۔ کیونکہ۔۔"

وہ کہتے ہوئے رک گئی۔

"کیونکہ ؟"

اس نے فوراً پوچھا۔

"کیونکہ انسان کو جس بات پر سب سے زیادہ اعتماد ہوتا ہے نا اس کو توڑنے کے لیے ہمیشہ کوئی بڑا وار ہی کیا جاتا ہے، کوئی معمولی سا وار اس کا اعتماد نہیں توڑ سکتا۔"

اس نے اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"واللہ! تم جانتی ہو مجھ سے آج تک میرے اصولوں کے خلاف کسی نے کچھ نہیں کھایا۔اور اب دیکھو کیا وقت آگیا۔میری ہی بیوی میرے اصولوں کے خلاف بڑھ چڑھ کر بول رہی ہے۔"

براق نے اب کی بار مسکرا کر کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات نے استنبول پر اپنے پردے ڈال رکھے تھے۔وہ اپنی کار ایک آئس کریم پارلر کے سامنے روکے ہوئے تھا۔وہ اس کے ساتھ برابر والی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی۔ اس کے چہرے کے تاثرات یہ صاف صاف بتا رہے تھے کہ وہ اس سے کس قدر ناراض ہے۔ناراض ہونا بھی چاہیئے تھا آخر براق نے بات ہی ایسی کی تھی۔

www.novelsclubb.com

براق نے آئس کریم پارلر کے سامنے کھڑے افراد میں سے ایک فرد کو بلایا۔وہ شخص ان سے آئس کریم کا آرڈر لینے آیا۔وہ شخص اس آئس کریم پارلر کے آرڈر

ٹیکرز میں سے ایک تھا۔ براق نے اسے ایک آئس کریم کا کپ لانے کا آرڈر دیا۔

کچھ ہی دیر بعد وہ آرڈر ٹیکر آئس کریم کا ایک کپ لے کر آگیا۔

وہ چاکلیٹ آئس کریم تھی۔اس کی میٹھی سی خوشبو کار میں رقص کرنے لگی۔

براق نے وہ کپ لیا اور آرڈر ٹیکر کو پے مینٹ کی۔

جب وہ آرڈر ٹیکر چلا گیا تو اس نے وہ کپ نینا کی جانب بڑھایا۔

"یہ لو آئس کریم۔"

اس نے کہا۔

"مجھے نہیں کھانی۔"

www.novelsclubb.com

نینا نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے پوچھا نہیں ہے۔"

اس نے فوراً ابرو اچکا کر کہا۔

"مجھے نہیں کھانی کہانا!۔"

اس نے اب کی بار جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا تو براق نے وہ کپ اپنی سیٹ کے ساتھ والی کھڑکی کی جانب کیا یوں کہ وہ اسے وہاں سے گرانے لگا ہو۔نینا یہ دیکھ کر گھبرا سی گئی۔

"رزق ہے ضائع تو مت کریں۔"

اس نے فوراً پریشانی سے کہا۔

"میں بھی تو یہ ہی کہہ رہا ہوں۔رزق ہے اسے ضائع مت کرو خاموشی سے کھا لو۔"

اس نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"اف!۔"

www.novelsclubb.com

نینا نے ہتھیار ٹالتے ہوئے وہ آئس کریم کا کپ اس سے لے لیا اور پھر خاموشی سے آئس کریم کھانے لگی۔ براق اسے یوں آئس کریم کھاتے ہوئے خاموشی سے دیکھ رہا تھا، یہ نینا کو معلوم نہیں تھا کیونکہ وہ اس آئس کریم کو کھانے میں مگن تھی۔

کچھ ہی دیر بعد آئس کریم ختم ہو گئی۔ اس کا دل کیا کہ وہ اور آئس کریم کھائے۔ اگر وہ اس سے ناراض نہ ہوتی تو وہ اس سے کہہ دیتی لیکن ابھی وہ اس سے نہیں کہہ سکتی تھی۔

براق نے آرڈر ٹیکر کو دوبارہ بلایا اور اس سے ترکیے میں کچھ کہہ کر واپس بھیجا۔ نینا کچھ سمجھ نہ سکی۔

کچھ دیر بعد وہ آرڈر ٹیکر واپس آیا اور اس نے چاکلیٹ آئس کریم کا ایک اور کپ براق کو دیا۔ نینا نے یہ دیکھ کر حیران ہوئی۔ براق نے اس آرڈر ٹیکر کو پے مینٹ کی اور پھر وہ آرڈر ٹیکر وہاں سے چلا گیا۔

"نہیں! مجھے اور آئس کریم نہیں کھانی۔ میں آل ریڈی ایک بار کھا چکی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

جب براق نے نینا کی طرف وہ آئس کریم کا کپ بڑھایا تو نینا نے کہا۔اس کا دل اور دماغ ایک دوسرے کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔

"تو دوسری بار آئس کریم کھا لینے سے قیامت نہیں آجائے گی۔"

اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"اف اللہ! مجھے نہیں کھانی۔"

نینا نے تنگ آکر کہا۔ براق نے پھر وہی کام کیا، وہ اس کپ کو پھر سے اپنی سیٹ کے ساتھ والی کھڑکی سے باہر پھینکنے لگا جب نینا نے اسے روکا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ میں نے ابھی تو کہا تھا کہ رزق۔۔"

اور اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

"میں بھی یہ ہی کہہ رہا تھا کہ رزق ہے اسے ضائع مت کرو چپ کر کے کھا لو۔"

اس نے کہا تو نینا نے بے چارگی سے وہ کپ لے لیا۔ لیکن دل ہی دل میں وہ بہت خوش تھی۔

"ہونہہ !۔"

وہ چپ کر کے آئس کریم کھانے لگی۔ براق اسے ابھی بھی آئس کریم کھاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ اس کی نگاہوں میں محبت خوب جھلک رہی تھی۔ جب براق اسے یوں دیکھتا تھا، نینا سے نظریں اٹھانا مشکل ہو جاتا۔

"مجھے ایسے اکیلے اکیلے آئس کریم کھانے کا بالکل مزہ نہیں آ رہا۔"

اس نے اداسی سے کہا۔ براق نے اس کی بات سن کر ایک گہرا سانس لیا اور اس آرڈر ٹیکر کو تیسری بار بلا کر اسے آئس کریم لانے کہا۔

www.novelsclubb.com

نینا یہ سب دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔

جب وہ آرڈر ٹیکر آئس کریم لے آیا تو براق نے اسے تیسری بار پے مینٹ کی اور پھر وہ آئس کریم کھانے لگا۔

"اب مزہ آرہا ہے؟"

اس نے پوچھا۔

"ہاں بہت۔"

نینا نے شانے اچکا کر مسکرا کر کہا تو براق بھی مسکرانے لگا۔وہ بھی چاکلیٹ آئس کریم ہی کھا رہا تھا۔ان کے درمیان کچھ دیر کے لیے کوئی بات نہ ہوئی۔

"براق! پلیز آئندہ کے بعد یہ مت کہیے گا کہ۔۔"

اور سلطانہ نے اپنے دل میں کھٹکنے والی بات کا اظہار کر ہی ڈالا۔

"نینا! تم اس بات کو اتنا دل پر کیوں لے کر جا رہی ہو؟ تم نہیں جانتی کہ میں ایک فوجی ہوں؟ میری زندگی اور موت کا کوئی بھروسہ نہیں۔اس لیے میں نے تم سے ایسا کہا۔بی پریکٹیکل!۔"

سلطان کی یہ بات سن کر سلطانہ کے دل کو بہت ٹھیس پہنچی۔یہاں آنے سے پہلے براق نے اس سے اسی طرح کی مرنے مارنے کی باتیں کی تھیں جس وجہ سے نینا اس

سے ناراض تھی۔اور وہ ابھی بھی اپنی ان باتوں پر قائم تھا۔نینا اسے غصے سے دیکھ رہی تھی اور براق آرام سے آئس کریم کھا رہا تھا۔

نینا سے اس کا یہ رویہ برداشت نہ ہو سکا۔

"پھر تو میں بھی ایک صحافی ہوں اور آپ جانتے ہیں کہ صحافی ہونا بھی کسی فوجی سے کم نہیں۔جانے کب مجھے کوئی بھی شخص گولی مار کر دے تب آپ۔۔"

وہ کہہ رہی تھی۔

"نینا!!۔"

براق نے اس کی جانب طیش کے عالم میں دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔نینا گھبرا گئی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی ایسے ہی تکلیف ہوئی تھی۔"

اس نے زخمی سے انداز میں کہا اور پھر خاموشی سے نظریں جھکا لیں۔وہ اپنی آئس کریم ختم کر چکی تھی۔براق کو اندازہ ہو گیا تھا کہ جس طرح سے نینا کی بات پر اسے

تکلیف ہوئی تھی ویسے ہی نینا کو بھی براق کی باتوں پر تکلیف ہوئی ہو گی۔ وہ چند لمحے اسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔

"اچھا ٹھیک ہے! ہم دونوں اب ایک دوسرے سے اس طرح کی کوئی بات نہیں کریں گے۔"

براق نے زخمی سے انداز میں کہا۔ اسے واقعی اس کی بات کی کافی تکلیف پہنچی تھی۔

"وعدہ؟"

نینا نے اس کی جانب اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں وعدہ۔"

www.novelsclubb.com

براق نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آسمان صبح کے نرم رنگوں کے ساتھ رنگ گیا۔

آج براق صبح گھر پر ہی تھا۔اس نے آج کا دن صرف نینا کے لیے صرف کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ ہر ہفتے میں ایک دن اس نے صرف اور صرف نینا کے لیے رکھا ہوتا، جس دن وہ دونوں باہر گھومنے جاتے، باہر کھانا کھاتے اور اکٹھے ٹائم اسپینڈ کرتے۔

آج بھی وہی دن تھا۔

نینا الماری میں سے کپڑے ادھر ادھر کر رہی تھی جب براق اس کی جانب بڑھا۔

"کیا کر رہی ہو؟"

اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ میں بس بہت کنفیوز ہو رہی ہوں کہ کون سا عبایا پہنوں۔"

اس نے یہ کہتے ہوئے ایک ہینگر نکال کر بیڈ پر رکھا اور پھر دوسرے ہینگرز ادھر ادھر کرنے لگی۔

"تم وہ عبایا کیوں نہیں پہن لیتی جو تم نے اس دن پہنا تھا۔"

چند لمحے بعد براق نے ہلکے پھلکے سے انداز میں کہا تو نینا کچھ سمجھ نہ سکی۔

"کس دن؟"

اس نے پوچھا۔وہ ابھی بھی الماری میں سے کپڑے ادھر ادھر کرنے میں مصروف تھی۔

"اس دن جب تم ریستوران میں آئی تھی۔تب جب تم نے اپنا چہرہ نقاب سے ڈھکا ہوا تھا۔"

براق نے شانے اچکا کر کہا۔نینا یہ سن کر بالکل سناٹے میں رہ گئی۔

اس کے پاؤں تلے جیسے زمین ہی نکل گئی ہو۔وہ کچھ دیر کے لیے ساکت سی کھڑی رہی۔براق اسے نا سمجھی سے دیکھتا رہا۔اس نے الماری کا دروازہ بند کیا اور پھر براق کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

وہ بالکل اس کے سامنے اپنے سینے پر بازو لپیٹے کھڑا تھا جیسے اسے کچھ پرواہ یا حیرت ہی نہیں کہ اس نے ابھی کیا کہا ہے۔

"کیا ہوا؟ یاد نہیں آیا؟ وہ ہی دن جب میں نے تمہیں دوسری مرتبہ بچایا تھا۔اب یاد آیا؟"

نینا کی خاموشی سے تنگ آکر براق نے اس سے کہا۔اس کا دل یہ سن کر جیسے گھٹن کا شکار ہو گیا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اب کیا کہے۔

"آپ۔۔آپ جانتے تھے کہ اس دن آپ نے مجھے بچایا تھا؟"

اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔"

اس نے یہ کہتے ہوئے الماری پر اپنا ایک ہاتھ رکھا یوں کہ نینا کے چہرے کے بالکل ساتھ ہی اس کا ہاتھ الماری کے دروازے کے ساتھ ہو۔

www.novelsclubb.com

"تو آپ نے اس کا ذکر مجھ سے پہلے کیوں نہیں کیا؟"

اس نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"ضروری نہیں سمجھا۔"

اس نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ نقاب میں اور کوئی نہیں بلکہ میں تھی؟"

اس نے پوچھا۔

"جس کا نام "نینا" ہو اسے اگر اس کی آنکھوں سے نہ پہچانا جائے تو یہ اس کے ساتھ ناانصافی نہیں؟"

براق نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی الماری پر رکھتے ہوئے کہا۔ وہ اب بالکل اس کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ اس کے بازوؤں کے درمیان قید تھی لیکن یہ قید اسے بہت پیاری تھی۔ وہ اس کا جواب سن کر کافی لاجواب ہوئی۔

وہ وہاں سے جانے لگا تو نینا نے اسے روکتے ہوئے کہا کہ

www.novelsclubb.com

"براق! آپ یہ نہیں پوچھیں گے کہ اس دن میں جس شخص سے ملی وہ کون تھا؟"

اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا تو براق اس کی جانب مڑا۔

"نہیں اور میں جاننا بھی نہیں چاہتا۔"

اس نے پر سکون سے لہجے میں کہا تو نینا کو تشویش ہوئی۔

"کیوں؟"

سلطانہ نے پوچھا۔

"کیونکہ اگر تم نے بتانا ہوتا تو تم مجھے پہلے ہی بتا دیتی۔"

سلطان کے جواب نے سلطانہ کو مزید لاجواب کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میر آئے ایک بک سٹور میں موجود تھی۔

(کتابوں سے بھری ریکوں کے ساتھ یہ بک سٹور کتابیں پسند کرنے والوں کے لیے ایک جنت تھی جو علم کے خزانے سے بھرا ہوا تھا۔)

اس نے بک سٹور میں موجود ریکس میں سے ایک ریک کے بالائی حصے میں سے ایک کتاب نکالی۔

(وہ کتاب دنیا کی سب سے خوبصورت کتاب تھی جس کا علم بہت وسیع تھا۔اس کتاب میں اس قدر علم تھا کہ اگر سیاہی کے طور پر ایک سمندر کو چنا جائے تو سمندر ختم ہو جاتا لیکن پھر بھی اس کتاب کا علم ختم نہ ہوتا۔چاہے اس کے لیے ہزار سمندر ہی کیوں نہ لائے جائیں۔)

وہ کتاب کوئی عام کتاب نہیں تھی۔

اس کتاب کو خریدنے کے بعد وہ اپنی گاڑی تک گئی۔

(آج سورج خوب چمک رہا تھا۔)

گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے ایک گہری سانس لی۔

(اس کا دل بہت سے خیالات اور جذبات سے بھرا ہوا تھا۔)

اس نے اپنے ہینڈ بیگ میں موجود کتاب کو نکالا اور اسے اپنے دونوں ہاتھوں میں نرمی سے پکڑ کر دیکھا۔

اس کی آنکھیں نم سی ہو گئیں۔چہرے پر ایک زخمی سی مسکراہٹ آ گئی۔

اس کتاب کا کور سبز تھا۔اس کے اوپر ایک ریشمی غلاف بھی چڑھا ہوا تھا۔اس نے اس کتاب کو اپنے چہرے کے قریب کیا اور پھر اسے چوما۔

"اللہ تعالیٰ! میں نے آپ تک آنے میں دیر کی لیکن بہت دیر نہیں۔"

وہ قرآن مجید تھا جسے وہ اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے تھی۔اس میں آیات کی عربی کے ساتھ ترکیے میں ترجمہ بھی لکھا ہوا تھا۔

وہ آج اپنے آپ کو بہت خوش نصیب محسوس کر رہی تھی

اور وہ

خوش نصیب تھی۔

اللہ کی کتاب کو پڑھنا اور پھر اسے سمجھنا شرف کی بات ہے جو ہر کسی کو نہیں ملتا

یہ تو صرف اسے ہی ملتا ہے جسے اللہ چاہے!۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کی تاریکی سے بھرے آسمان کے مخملی پردے کے نیچے ایک چمکتے ہوئے چاند کی روشنی سے بھرپور منظر نظر آ رہا تھا۔ دنیا ایک پرسکون اور پرفتن ماحول کے ساتھ خوابوں کے منظر میں بدل گئی۔

وہ دونوں اپنے بیڈروم کے ٹیرس میں آمنے سامنے کرسیاں لگائے بیٹھے کافی پی رہے تھے جب وہ کہنے لگا کہ

"تم نے وہ کتاب پڑھی؟"

نینا یہ سن کر کچھ سمجھ نہ سکی۔

"کون سی؟"

www.novelsclubb.com

اس نے پوچھا۔

"بریوری آ بلیسنگ۔"

براق نے شانے اچکا کر جواب دیا۔ وہ یہ سمجھ نہ سکی کہ براق اس کتاب کا کیوں پوچھ رہا ہے۔

"جی میں نے پڑھ لی تھی۔ بہت اچھی کتاب تھی وہ۔"

اس نے اس کتاب کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"کیا سیکھا تم نے اس سے؟"

اس نے فوراً پوچھا۔

"بہت کچھ۔"

نینا نے مسکرا کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی۔

"جیسے؟"

اس نے کافی کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا تو نینا چند لمحے کے لیے کچھ سوچنے لگی۔

"جیسے۔۔ اکثر لوگ بے وقوفی کو بہادری سمجھ لیتے ہیں۔ جو شخص چاہے حق پر ہو لیکن وہ اپنے دشمن پر حملہ کرنے سے پہلے اسے جانچے نہیں تو وہ بہادر نہیں بلکہ بے وقوف ہے۔"

اس نے پر اعتماد انداز میں کہا تو براق اسے دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں نینا کے لیے محبت سے زیادہ فخر تھا اور احترام بھی۔وہ جیسے نینا نے سے جو کچھ سننا چاہ رہا تھا وہ ،وہ کہہ رہی تھی۔

"دشمن کو جانچنا بہت اہم ہے۔"

اس نے مزید کہا۔

"اور؟"

براق نے پوچھا تو نینا نے اپنی کافی کا مگ سامنے رکھی چھوٹی سی میز پر رکھ دیا۔وہ اپنی کافی پی چکی تھی۔

"بہادری سے جینے میں ہی زندگی کا مزہ ہے۔ڈر ڈر کر رہنے سے انسان زندہ تو رہتا ہے لیکن جی نہیں پاتا۔"

اس نے اب کی بار بہت پر امید اور پر اعتماد انداز میں کہا۔

"اور؟"

براق نے مسکرا کر پوچھا۔اس کی باتیں سلطان کے دل کو بہت سکون بخش رہی تھیں۔

"بہادری ایک نعمت ہے۔ایسی نعمت جو اللہ اسی کو دیتا ہے جس کو اس کی خواہش ہو۔جو انسان ڈر ڈر کر جینے کا عادی ہو گیا ہو اسے تو بہادری کبھی نہیں ملتی کیونکہ اس کے اندر بہاردی سے جینے کی خواہش ختم ہو جاتی ہے۔"

اس نے اپنی بات مکمل کی تو براق نے اس کے لیے مسکرا کر ہلکی سی تالی بجائی۔وہ یہ دیکھ کر مسکرانے لگی۔وہ اب تک یہ نہیں سمجھ سکی تھی کہ وہ اس سے یہ سب کیوں پوچھ رہا تھا۔وہ کتاب تو اسے میر آئے نے دی تھی، تو اس نے اس بارے میں کیوں پوچھا؟ یہ وہ سمجھ نہ سکی۔

www.novelsclubb.com

براق بھی اپنی کافی پی چکا تھا۔اس نے بھی کافی کا مگ چھوٹی سی میز پر رکھ دیا اور پھر وہ دوبارہ نینا کی طرف متوجہ ہوا۔

"آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے تھے؟"

نینا نے نا سمجھی سے پوچھا تو براق ہلکا سا مسکرایا۔

"ویسے ہی۔"

اس نے شانے اچکا کر جواب دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح ہوئی تو نینا میر آئے کے پاس گئی۔ میر آئے اس وقت اپنے کمرے میں تھی۔ وہ کچھ ہی دیر پہلے قرآن پڑھ کر فارغ ہوئی تھی۔

نینا نے اس کے کمرے میں آتے ہی چند ایک رسمی سی گفتگو کے بعد اس سے پوچھا کہ

"میر آئے! تم نے مجھے جو کتاب دی تھی، وہ کہاں سے لی تھی؟"

اس نے تشویش کے عالم میں پوچھا۔

"کون سی کتاب؟"

میر آئے نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ چند لمحے سوچنے کے بعد اسے یاد آگیا کہ نینا کس کتاب کی بات کر رہی ہے۔

"اچھا اچھا وہ۔ "بریوری آ بلیسنگ"۔"

اس نے کہا۔

"ہاں۔"

نینا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو مجھے براق آبے نے دی تھی۔"

اس نے ہلکے پھلکے سے انداز میں شانے اچکا کر کہا تو نینا حیران رہ گئی۔

"تم کہہ رہی ہو کہ انہوں نے وہ کتاب تمہیں دی اور تم نے اسے مجھے دے دیا۔"

اس نے حیرانی سے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ایوت! کیونکہ انہوں نے ہی مجھے وہ کتاب تمہیں دینے کو کہا تھا۔"

میر آئے نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو نینا مزید حیران ہو گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(جاری ہے۔)

www.novelsclubb.com